

126075 - اپنے رشتہ داروں کے ساتھ مالی تعاون کرتا ہے، اور اب اس تعاون کو زکاة میں شمار کرنا چاہتا ہے

سوال

سوال: میں اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں پر اپنی سالانہ زکاة سے زیادہ خرچ کر دیتا ہوں، اور میں ان سے اپنا مال واپس کرنے کا مطالبہ بھی نہیں کرتا، تو اس پر مجھے کسی نے کہا ہے کہ: "پھر آپ کو اس کے علاوہ مزید زکاة دینے کی ضرورت نہیں ہے، چاہے اپنے رشتہ داروں کو مذکورہ مالی تعاون دیتے ہوئے زکاة کی نیت ہو یا نہ ہو" تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اگر آپ کے بھائی اور رشتہ دار غربت یا وسائل کم اور مسائل زیادہ ہونے کی وجہ سے زکاة کے مستحق ہیں، یا مقروض ہیں، تو ایسی حالت میں انہیں زکاة کی رقم دی جا سکتی ہے، بشرطیکہ ان کا خرچہ آپ کے ذمہ نہ ہو، چنانچہ اگر ان کا خرچہ آپ کے ذمہ بنتا ہے تو آپ اپنا مال بچانے کیلئے انہیں زکاة نہیں دے سکتے۔^[۴]

مزید کیلئے دیکھیں: سوال نمبر: (125720)

دوم:

زکاة کی ادائیگی کیلئے زکاة ادا کرتے وقت نیت کا ہونا ضروری ہے، چنانچہ اگر آپ نے ان کا مالی تعاون کیا اور اس وقت آپ کی نیت زکاة ادا کرنے کی نہیں تھی تو بعد میں اسے زکاة میں شمار کرنا درست نہیں ہے۔

زکاة کی ادائیگی ایک سال کے گزرنے پر واجب ہو جاتی ہے، اور اقساط کی شکل میں زکاة ادا کرنے کیلئے زکاة کو وقت سے مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔

تاہم ایک یا دو سال کی زکاة پیشگی ادا کی جا سکتی ہے، اور پیشگی ادائیگی کی صورت میں ماہانہ قسطوں میں بھی زکاة ادا ہو سکتی ہے۔

زکاة کی پیشگی ادائیگی کی صورت یوں ہوگی کہ مثال کے طور پر : اگر زکاة ادا کرنے کا وقت ذو الحجہ کی ابتدا میں ہو تو گزشتہ اور آئندہ دو سالوں کی زکاة بیک وقت ادا کر دی جائے، اس طرح اس کی ایک سالہ زکاة پیشگی ادا ہو جائے گی، چنانچہ اگر آئندہ سال کی زکاة مثال کے طور پر 1000 بنے گی تو یہ ساری رقم پیشگی ادا کر سکتا ہے، اور اسی طرح اس ایک ہزار کو قسطوں کی شکل میں بھی ادا کر سکتا ہے، لیکن جب آئندہ سال ذو الحجہ کا مہینہ آئے تو اس مہینے تک ایک ہزار زکاة کی مد میں نکال چکا ہو، اگر کچھ رقم باقی ہو تو اسے فوری ادا کر دے، تاخیر نہ کرے۔

اسی طرح ماہ ذو الحجہ کے آنے پر اپنا رأس المال بھی چیک کرے، چنانچہ اگر زکاة ایک ہزار سے زیادہ بنتی ہو تو وہ بھی فوری طور پر ادا کر دے۔

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"امام احمد کا کہنا ہے کہ: "اپنے رشتہ داروں میں زکاة ماہانہ تقسیم مت کرے"، یعنی کہ: زکاة ادا کرنے کا وقت آنے کے بعد بھی ماہانہ اقساط کی صورت میں تقسیم مت کرے، تاہم اپنے رشتہ داروں یا غیروں میں اگر زکاة کا وقت آنے سے پہلے ماہانہ اقساط کی صورت میں تقسیم کرے تو یہ جائز ہے، کیونکہ اس صورت میں زکاة وقت سے پہلے ادا کی جا رہی ہے، مقررہ وقت سے مؤخر نہیں ہے" انتہی

"المغنی" (2/290)

دائمی کمیٹی کے علمائے کرام سے استفسار کیا گیا:

"کیا میرے لئے زکاة کی پیشگی ادائیگی پورے سال میں ماہانہ اقساط کی شکل میں کرنا جائز ہے؟ یعنی، میں ہر مہینے غریب گھرانوں میں زکاة کی رقم پیشگی تقسیم کروں، تو کیا یہ جائز ہے؟"

تو کمیٹی کے علمائے کرام نے جواب دیا:

"زکاة کا مالی سال مکمل ہونے سے پہلے ایک یا دو سالہ زکاة پیشگی ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ ایسا کرنے کی ضرورت بھی ہو، نیز زکاة پیشگی ادا کرتے ہوئے فقراء میں ماہانہ وظیفہ کی شکل میں بھی تقسیم کی جا سکتی ہے" انتہی

فتاویٰ اللجنة الدائمة" (9 / 422)

مزید کیلئے سوال نمبر: (52852) کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم.